بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ❊ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۷ — شمارہ ۴۷

POSTEL REGISTRATION NO. AG.D.P. 3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- عبدالحق فضل

نائب :- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN- 143516.

ہفت روزہ بدر قادیان

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۹ ہجری — ۲۴ نبوت ۱۳۶۷ ہش — ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کیساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

• مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

• محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی طبیعت نزلہ اور زکام کی وجہ سے ناساز چل رہی ہے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس آف لندن کا کامیاب دورہ

علاقہ نلگنڈہ و ورنگل میں تبلیغ کے خوشکن اور تازہ ثمرات

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ آندھرا پردیش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آندھرا پردیش کے متعدد اضلاع میں خلافت رابعہ کے ولولہ انگیز دور میں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں ان نومبائعین سے ملاقات کرنے اور حالات کا جائزہ لینے کے لئے حضور پرنور کے خصوصی نمائندہ محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب ایڈیشنل انچارج وقف جدید مکرم واصف احمد صاحب (انصاری) نائب ناظر علاقائی آندھرا پردیش اور خاکسار نے دورہ کیا سب سے پہلے ضلع نلگنڈہ میں قافلہ سرِ پاڑ مقام پر پہنچ کر افراد جماعت نومبائعین سے ملاقات کی اُن کے حالات دریافت کئے گئے اور چھوٹے چھوٹے بچوں نے اسلام و احمدیت کے زیر عنوان مختلف مسائل جو زبانی یاد کئے ہوئے تھے سنائے۔ نیز افراد جماعت نے اسلامی نعروں سے اپنے معزز مہمان کا استقبال کیا۔ اس مقام پر محترم مولانا صاحب موصوف نے نومبائعین کو مخاطب فرمایا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا آپ کی تقریر کا تلگو میں ترجمہ بھی کیا گیا۔

بعدہٗ یہ وفد پالاکرتی پہنچا یہاں پر بھی اطفال نے اور ناصرات الاحمدیہ نے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور دلشگاف اسلامی نعروں سے مہمانِ خصوصی کا استقبال کیا۔ اور مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جس میں خاکسار حمید الدین شمس مبلغ اور مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب معلم نے تقاریر کیں اور اسی روز اس مقام پر مخالفین کا بھی جلسہ ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت اس علاقہ میں اچھی متمول اور کاشتکار جماعت ہے اور اس قدر فدائیت ہے کہ صدر جماعت پالاکرتی مکرم محمد پاشاہ صاحب کو جنہیں ان دنوں ایک چوٹ آجانے کی وجہ سے ٹانگ پر ۲۲ ٹانکے لگے ہوئے تھے جب یہ علم ہوا کہ حضور پرنور کے نمائندہ پالاکرتی تشریف لائے ہیں، تو صحت کا خیال نہ رکھتے ہوئے بستر سے کھڑے ہو گئے اور عجیب وارفتگی کا مظاہرہ کیا۔ جب ان کے بڑے بھائی مکرم لال محمد صاحب جو اس مقام پر سب سے بڑے زمیندار ہیں۔ اُن کو محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس کا تعارف کروایا گیا کہ حضور نے آپ کے پاس آپ لوگوں کے حالات دریافت فرمانے کے لئے آپ کو بھجوایا ہے تو ان کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے۔ اس گاؤں کے بعد یہ قافلہ منچی اُپل اور ہیتور گیا وہاں پر بھی افراد جماعت سے ملاقات کی نیز منچی اپل میں وہ عالمگیری مسجد بھی دیکھی جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کی ہے۔ بعدہٗ یہ قافلہ ترلپی پہنچا۔ کار کو آتے دیکھ کر تمام خدام و انصار نے بہ والہانہ انداز میں اسلامی نعرے لگائے۔ اور اپنے اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ مکرم محمد یعقوب صاحب نے مہمانِ خصوصی کی خدمت میں خوش آمدید کہتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں اپنے جذبات عقیدت پہنچانے کا اظہار فرمایا۔ اور درخواست کی کہ باوجود اس کے یہاں پر بہت مخالفت ہے لیکن ہم انشاء اللہ کسی صورت میں احمدیت کو نہیں چھوڑیں گے بلکہ دن بدن ہمارے ایمانوں اور فدائیت میں ترقی ہو رہی

دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔ بعدہٗ یہ وفد کنڈور رات کے ۹ بجے پہنچا تمام افراد جماعت نے مسجد احمدیہ میں مہمانِ خصوصی کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اور مسجد کے باہر استقبالیہ کمان بنائی ہوئی تھی اور جھنڈیوں سے مسجد کے صحن کو سجایا ہوا تھا۔ خدام اور اطفال نیز ناصرات نے مختصر تقاریر کر کے اس امر کا اظہار کیا کہ پہلے ہم لوگوں کو اسلام کا علم تک نہ تھا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم لوگوں نے اپنا زمانے کے امام مہدی علیہ السلام کو ماننے کی توفیق پائی اور آج ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیمات سے آگاہی ہو رہی ہے۔ رات قیام کنڈور میں رہا اور علی الصبح یہ قافلہ چنارم پہنچا وہاں ساڑھے تین سو نو مبائعین ہیں چند گھر چھوڑ کر مکمل گاؤں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کی ہے یہاں مردوں اور عورتوں نے حضور کے خصوصی نمائندہ سے درخواست کی کہ ہماری تعلیم و تربیت کا جلد انتظام فرمایا جائے اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ چنارم میں اس علاقہ کے رئیس جناب

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر :- نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۴ نبوت ۱۳۶۷ ہش

انوکھا سجدہ

"بدر" کی اشاعت ہذا کے صفحہ ۱۲ پر منقولات کے زیر عنوان ڈاکٹر طاہر القادری کا ایک بیان شائع ہو رہا ہے موصوف نے آمنے سامنے مباہلہ کا مطالبہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ:-

"اس وقت تک سجدہ سے سر نہ اٹھاؤں گا جب تک اس کے قبول اسلام یا مباہلہ کے نتیجے میں ذلت و رسوائی کے عالم میں مرجانے کا شور بہانہ ہو جائے۔"

اَلجواب:- ڈاکٹر قادری صاحب پاکستان میں چوٹی کے عالم سمجھے جاتے ہیں۔ ٹی۔ وی۔ پر ان کا درس قرآن بھی نشر ہوتا ہے۔ لیکن انہوں نے ایک ایسے انوکھے سجدہ اور اس کے نتائج کا اظہار فرمایا ہے۔ جو نہ صرف یہ کہ آیت مباہلہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سراسر خلاف ہے۔ بلکہ پوری اسلامی تعلیمات میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ موجودہ حالات پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہر باشعور انسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ شخص شر اور فساد پھیلانے کا بہانہ ہے جو مباہلہ سے راہِ فرار اختیار کرنے کے لئے گھڑ لیا گیا ہے۔

نہ خدا سے ہے محبت نہ محمدؐ سے ہے پیار
تم کو دیں سے عداوت ہے کہ جاتی نہیں (کلام محمودؓ)

اللہ تعالیٰ تو رب العالمین اور عالم الغیب والشہادۃ ہے اس کے حضور کیا ہوا سجدہ اثرات کے لحاظ سے منار پاکستان کی حدود میں محدود نہیں ہو سکتا اس کے حضور کی ہوئی دعا تو ہر جگہ پہنچ سکتی ہے۔ ربوہ قادیان اسلام آباد یا لندن اس کے لئے سب برابر ہیں۔ پھر قادری صاحب اپنے انوکھے سجدہ کے اثرات کو مینار پاکستان تک کیوں محدود رکھتے ہیں؟

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمگیر جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں مباہلہ کا چیلنج مرتب فرما کر کتابی صورت میں اسے شائع فرما کر آپ کے گھر تک پہنچا دیا ہے۔ اب آپ اور آپ کے ہمنوا علماء کا یہی فرض ہے کہ یا تو نجران کے عیسائیوں کی طرح اس چیلنج کو نامنظور فرما دیں۔ یا جرأت ایمانی سے کام لیکر اسے برملا منظور کر کے اخبارات میں اعلان کر دیں اور ایک سال تک خدا تعالیٰ کی لعنت کا انتظار کریں ۔

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ بنا دیا

مکذبین علماء جو بار بار آمنے سامنے مباہلہ کا مطالبہ کرتے ہیں اس میں آخر حکمت کیا ہے۔ بہ تربیت میں ایسی صورت میں سوائے شر و فساد اور قتل و غارت کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے؟ جبکہ اس قسم کی بد حرکات اور مقامات سے دور رہنے کی اسلام نے سختی سے تلقین فرمائی ہے۔ علامہ اقبال نے ٹھیک ہی فرمایا ہے کہ "دین ملا فی سبیل اللہ فساد" ہم مان لیتے ہیں کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فریقین کے مابین کوئی مباہلہ ہوتا تو وہ آمنے سامنے ہی ہو سکتا تھا۔ لیکن اب جبکہ پریس کی ایجاد کے نتیجہ میں نہایت اعلیٰ درجہ کے ذرائع اور وسائل ہمیں میسر آ گئے ہیں تو اب ہماری عقلمندی اسی میں ہے کہ ان مضبوط مستحکم اور اعلیٰ درجہ کے پرامن وسائل سے استفادہ کریں جو پریس کی ایجاد سے ہمیں حاصل ہو چکے ہیں۔ بالخصوص ایسے حالات میں جبکہ حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کے تمام حقوق غصب کر کے تمام دنیا میں جماعت کے خلاف خطرناک اشتعال پھیلا رکھا ہے۔

اے ڈاکٹر قادری صاحب! آپ غور فرما دیں کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی سواریوں کے مقابل پر دورِ حاضر کی سواریوں ریل، کار ہوائی جہاز کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟ ان نئی سواریوں کو استعمال کرنے کا آپ کو کیا حق ہے؟ اسی طرح یہ بدرجہ اولیٰ ہمیں حق حاصل ہے کہ زبانی مباہلہ کی بجائے پریس کے ذریعہ اعلیٰ درجہ کے حاصل ہونے والے وسائل سے استفادہ کر کے تحریری مباہلہ کریں۔ باقی رہا آپ کے انوکھے سجدہ کے اثرات کا سوال سو اس کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت پہلے ہی دے چکے ہیں۔ فرمایا:-

"اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے۔ اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

اسلم قریشی کی بازیابی

"ڈراپ سین" ڈرامے کا ہو گیا اسلم
بری خدا نے کیا تیرے قتل کا ملزم

جہاں کو علم ہوا تیرے جھوٹ کا ظالم
ترے فرار کا قصہ بھی سن چکا عالم

تو پانچ سال گزرنے کے بعد آیا ہے
جہاں جہاں بھی رہا تو نے سب بتایا ہے

ترے عزیز یہ کہتے تھے تیرا قتل ہوا
سبھی سمجھتے تھے تو شہید اجل ہوا

ہر اک پہ ہو گیا واضح پڑھا جو تیرا بیان
تمہارے دل میں جو شیطان تھا ہوا عیاں

خدا نے تیرے ارادوں کو خاک کر ڈالا
ترے خیال کے پردوں کو چاک کر ڈالا

ہمارے پیارے خلیفہ پہ قتل کا الزام
لگا کے دیکھ لیا سب نے کیا ہوا انجام

جو وعدے پیارے مسیحؑ سے کئے تھے مولا نے
ہر ایک دور میں پورے کئے وہ مولا نے

خدا کا وعدہ ہے وہ صادقوں کے ساتھ ہی ہے
جو ظلم سہتے ہیں۔ ان پر اسی کا ہاتھ ہی ہے

ترے فرار سے ظلم و ستم جو ہم پہ ہوا
تجھے بھی اب تیرے اعمال کی ملے گی سزا

بتا یہی ہے "مبلغ" کی خوبیاں ناداں
یہی ہے ختم نبوت کے حامیوں کا نشاں

رجن کا ماٹو ہے جھوٹا پراپیگنڈہ کرو
اسی بہانے سے سارے اکٹھا چندہ کرو

چھپانا ایک اگر جھوٹ ہو تو سو بولو
کبھی بھی سچ کے لئے بھول کر نہ لب کھولو

ہمارا پیارا خدا ہم سے پیار کرتا ہے
ہر ایک احمدی جان تک نثار کرتا ہے

اگر عدالتِ دنیا سے اٹھ گیا انصاف
وہ ذو انتقام ہے ہرگز نہیں کریگا معاف

خلیق ہم کو تو اس بات کی خوشی ہے ضرور
خدا نے دشمنِ دیں کا کبھی توڑ ڈالا غرور

محتاج دعا:- خلیق بن فائق گورداسپوری ربوہ

خطبہ جمعہ

اگر خوشی تعلّی کا رنگ رکھتی ہو اگر خوشی کسی کے غم کے نتیجے میں ہو تو یہ ظلم کی بات ہے

اصل خوشی وہی ہے کہ نظر خالصتہً مرضی مولا پہ ہے۔ اور چونکہ اللہ کی بات پوری ہوئی ہے

اس بات کی اگر خوشی ہے تو یہ خوشی انبیاء اور پاک لوگوں کی خوشی کے عین مطابق ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید صاحب نمازی) لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ ادارہ بدر کلیتۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوّذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

گزشتہ جمعہ میں نے آغاز ہی میں ذکر کیا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ دو ایسے عظیم الشان نشانات کا ذکر کروں گا جن سے مومن کا ایمان تازہ ہوتا ہے ایک نشان کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہے اور دوسرے نشان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہے اور ان دونوں کے درمیان آپس میں رابطہ بھی ہے اور دونوں نشان ایسے ہیں جو درحقیقت ایک بہت ہی لمبے زمانے پر پھیلے ہوئے ہیں ایک کا آغاز اس وقت ہوا اور دوسرا کنارہ اس زمانے میں ظاہر ہوا۔ ایک نشان بظاہر اس زمانے میں ظاہر ہوا ہے لیکن الہامات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا پہلا کنارہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہی پیوستہ تھا۔

میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے والا جو نشان آپ کے سامنے پیش کیا تھا وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فرعون کا مقابلہ تھا جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے

فرعون کی ہلاکت کے سامان پیدا فرمائے

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کی نجات کے سامان پیدا فرمائے اس ضمن میں یہ بات قابل توجہ ہے کہ جہاں قرآن کریم یہ ذکر فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرعون سے وعدہ کیا کہ چونکہ تو اب توبہ کر رہا ہے اس لئے اگرچہ تیری روح کی نجات کا وقت نہیں لیکن میں تیرے جسم کو نجات دوں گا۔ اس کے برعکس اسی خدائی کلام سے ثابت ہوتا ہے یعنی اگر وہ توبہ نہ کرتا تو اس کے جسم کا کوئی وجود کوئی نشان باقی نہ رہتا اور وہ اپنے وجود کے مٹ جانے کے ذریعے عبرت کا نشان بن جاتا۔ دونوں صورتوں میں بہر حال عبرت تو بنا ہی تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں فرعون کے نشان کے سوا اور بھی باتیں ہوئیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے ان میں ایک ذکر یہ بھی

سامری کے بچھڑے

کا ہے کہ سامری کے فتنے کے نتیجے میں کس طرح ایک بچھڑے کو خدا بنا لیا گیا اور پھر اس بچھڑے کے انجام کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب لیکھرام سے اس وجہ سے مقابلہ ہوا کہ لیکھرام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی بدزبانی کرتا تھا اور دریدہ دہنی سے کام لیتا تھا تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لیکھرام کا جو انجام دکھایا گیا وہ سامری کے گؤسالہ بچھڑے کے مطابق دکھایا گیا۔ پس اگرچہ یہ نشان اس زمانے میں ظاہر ہوا لیکن اس کا آغاز حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہی ہو چکا تھا اور خدا تعالیٰ نے ان دونوں کو آپس میں اس طرح باندھ دیا اور اس گؤسالہ کے نشان میں یہ بات بڑی واضح ہے کہ گؤسالہ خود آپ اپنی پیداوار نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے کوئی اور طاقت تھی جس نے اس کو کھڑا کیا تھا اور جو کچھ وہ بولتا تھا وہ اس کی اپنی زبان نہیں تھی بلکہ جو کچھ اس میں بھرا گیا تھا وہی بولتا تھا اور اس کے پیچھے ایک طاقت تھی جو

سامری کی طاقت

کہلاتی ہے

پس اس بات کو ہمیشہ نظر رکھتے ہوئے جب آپ آگے بڑھیں گے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری ہاؤس صالح پور کٹک (اڑیسہ)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور لیکھرام کے انجام پر غور کریں گے تو اس میں آپ کو بہت سے روحانی سبق ملیں گے۔

سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لیکھرام کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ۱۸۸۶ء میں خبر دی گئی تھی اس لئے یہ خیال کرنا کہ جس وقت وہ پیشگوئی شائع ہوئی کہ تم چھ سال کے اندر اندر ہلاک کئے جاؤ گے وہی اس پیشگوئی کا آغاز ہے درست نہیں ہے۔ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار ہی میں جس کا تعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ ہے آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ لیکھرام کے متعلق ایسے انداز کا ذکر فرمایا جس کی خبر خدا تعالےٰ نے آپؑ کو دی تھی چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا اندرمن مرادابادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت دی تھی اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضاء و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں"۔

ظاہر ہے بعض پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو چکی تھیں ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئی کے بغیر کس طرح اعلانِ عام فرما سکتے تھے!

فرماتے ہیں:۔

"... سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو

میری طرف سے اجازت ہے

تو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَاب
(روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۴)۔

اس حصے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام خاص توجہ کے بعد ہوا ہے اور اس سے پہلے کوئی پیشگوئی نہیں لیکن حضرت مسیح موعودؑ کا یہ دعوت دینا کہ اگر چاہو تو میں کوئی پیشگوئی شائع کر دوں یہ صاف بتا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارے کوئی الہام کوئی القاء اس بات میں ہو چکے تھے کہ ان دونوں کے متعلق تمہیں انذاری معاملات سے آگاہ کیا جائے گا۔ اسی لئے اشتہار کے ذریعہ آگاہ کر دو اور اگر ان کی طرف سے اجازت ہو تو یہ پیشگوئی شائع کی جا سکتی ہے۔

اس منشاءِ الٰہی کے سوا خدا تعالیٰ کے انبیاء از خود قدم نہیں اُٹھایا کرتے اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ خواہ کھلے طور پر یا اشارے کے رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کو ان دونوں دشمنانِ اسلام اور دشمنانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اطلاع مل چکی تھی کہ خدا تعالیٰ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ فرما چکا ہے چنانچہ جب خصوصیت سے توجہ کی گئی تو الہام ہوا۔

"عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَاب

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے اُن گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اس کے بعد آج ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء ہے ۶ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں، یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذابِ شدید میں مبتلا ہو جائے گا"۔

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام)

پس چونکہ یہاں حضرت مسیح موعودؑ نے ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء سے آغاز فرمایا ہے اس لئے عموماً یہی سمجھا جاتا ہے کہ گویا آپ کو اسی تاریخ کو لیکھرام کے متعلق انذاری الہام ہوا تھا۔ حالانکہ اس ساری عبارت میں بات خوب کھول دی گئی ہے کہ انذاری الہام جو عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ ہے۔ آج سے بہت پہلے ہو چکا تھا۔

"آج جب وقت کے متعلق توجہ کی گئی کہ کب ہلاک ہوگا؟ تو اس کے جواب میں یہ ہے ــ پس اس کا یہاں سے آغاز سمجھنا درست نہیں اور جیسا کہ واضح ہے اگر اس کا آغاز اسی الہام سے لیا جائے جس کا ذکر میں نے کیا ہے تو لیکھرام کی ہلاکت گیارہ سال پورے ہو چکنے کے بعد ایک ماہ کے کم و بیش عرصے میں ہوئی۔

پس حضرت مسیح موعودؑ کا دوسرا الہام ــ "بعد گیارہ انشاء اللہ" اس سے پہلے کا بھی ہوتا ہے اور کیونکہ یہ الہام اس واقعہ کے بعد کا ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کا اب

ایک اور واقعہ بھی ہونے والا تھا

چنانچہ اس کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت ہی سے ملتا ہے آپؑ فرماتے ہیں:۔

"آج جو ۲ر اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ر ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے پر سے خون ٹپکتا تھا میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ مَیں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد اور غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے؟ ..."

وہ صرف لیکھرام کے لئے مقدر اور مامور نہیں تھا ایک اور شخص کے لئے بھی وہ مامور تھا...

"تب میں نے اُس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے؟"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۹ و جلد ۶ صفحہ ۳۳۳)

بہرحال جیسا کہ تمام احباب کو خوب اچھی طرح علم ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں سے ظاہر تھا "لیکھرام کی ہلاکت بعینہٖ اس طریق پر ہوئی جس طریق پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو کشفاً اور الہاماً خبریں دے رکھی تھیں۔

لیکھرام کی ہلاکت اور فرعون کی ہلاکت میں بعض چیزیں مشترک ہیں دونوں ایک لمبے عرصے تک دُکھ دیتے رہے لیکن اُن کا اپنا انجام بہت تھوڑے سے عرصے میں ہو گیا یعنی اُن کو دُنیا میں لمبا دُکھ دیکھنا نصیب نہیں ہوا اس کے نتیجے میں بعض دفعہ لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ انہوں نے اتنا لمبا عرصہ دُکھ دیا اتنی تکلیفیں پہنچائیں اور آناً فاناً اس دنیا سے رُخصت ہو گئے تو اس میں مزا کیا آیا؟ یہ کچھ دیر تڑپتے کچھ دیر اس دُنیا میں بے چین اور بے قرار رہتے۔ ذلت اور رسوائیاں دیکھتے تو ہم سمجھتے کہ واقعی انتقام ہے۔

ایسے لوگ یا تو اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں کہ

ہم تقدیر بناتے تو بہتر بناتے

یا اُن کو اس بات پر ایمان ہی نہیں کہ دنیا ایک دنیا نہیں بلکہ دو دنیائیں ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ایک عالم نہیں بلکہ دو عالم ہیں ایک اس دُنیا کا عالم اور ایک آخرت کا عالم۔ جہاں تک خدا تعالیٰ کا تعلق ہے اس کے لئے تو ان دو عالموں کے درمیان کوئی بھی فرق نہیں۔ جیسے کوئی شخص ایک لکیر پھلانگ کر دوسری طرف چلا جائے اور ایک ہستی جو دونوں طرف دیکھ رہی ہو اور دونوں جگہوں پر پورا اختیار اور پوری قدرت رکھتی ہو جہاں تک اس ہستی کی نظر کا تعلق ہے اس کی نظر میں کوئی بھی فرق نہیں پڑا

کوئی بھی واقعہ نہیں ہوا۔ کوئی لکیر کے اس طرف ہو یا اس طرف جس کے قبضہ قدرت میں دونوں جگہیں یا دونوں میدان ہوں اس کی نظر میں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ایک طرف کے لوگوں کے لئے فرق پڑ جاتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ ضروری نہیں ہے کہ اسی دنیا میں عذاب دیا جائے بلکہ جہاں تک میں نے غور کیا ہے بسا اوقات

بعض نیکوں کو لمبا عرصہ اس دنیا میں دکھ اٹھانا پڑتا ہے

جس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت سے پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص کے لئے جہنم کا نمونہ دیکھنا ضروری ہے[1] وہ جو خدا کے منکر ہیں یا گناہوں میں بہت بڑھ جاتے ہیں ان کے لئے دوسری دنیا کی جہنم دیکھنی ضروری ہوا کرتی ہے اور جو خدا کے پاک بندے ہیں ان کو خدا جہنم میں نہیں ڈالتا بلکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس کی حسیس بھی نہیں سن سکیں گے۔ یعنی آخرت میں دوزخ کی ہلکی سی آواز بھی نہیں سن پائیں گے[2] قرآن دونوں آیتوں کا انطباق کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہنم دوسرے معنوں میں لفظی مؤثر اطلاق نہیں پاتی بلکہ معنوی طور پر تکلیف کے معنوں میں اطلاق پاتی ہے اور بعض دفعہ خدا کے نیک بندوں کو یہاں لمبی تکلیفیں ملتی ہیں اور بعض بیوقوف اور نادان لوگ سمجھتے ہیں کہ اتنے نیک ہو کر اتنی تکلیفیں اٹھائیں اور پھر لمبا سکھ دیکھے بغیر دنیا سے رخصت ہو گئے تو خدا کی یہ کیا تقدیر ہے ؟

یہ اس خدا کی تقدیر ہے جو دونوں عالموں کا مالک ہے جو یہاں کا بھی مالک ہے اور وہاں کا بھی مالک ہے اس لئے اس جگہ سے گزر کر دوسری جگہ چلے جانا خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی ایسا واقعہ نہیں جس میں کوئی تبدیلی ہو گئی ہو۔ یعنی ایسی تبدیلی جس سے اس کے قبضہ قدرت پر فرق پڑتا ہو۔ پس اس لحاظ سے بعض اوقات خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو معمولی تکلیف پہنچنے دیتا ہے تاکہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور پھر

ان سے آخرت میں کوئی باز پرس نہ ہو

میں یہ مضمون اپنی طرف سے بیان نہیں کر رہا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس دنیا میں مومن کو ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو اس کے لئے بھی جزا مقدر ہے اور یہاں کی تکلیفیں مومن کے لئے اس کی خطاؤں کے جھڑنے کا موجب بن جاتی ہیں یعنی جہاں تک گناہ اور سزا کا معاملہ ہے، مومن کی تکلیفیں اس کے گناہ جھاڑنے اور سزائیں دور کرنے کا موجب بن جاتی ہیں۔

پس اس وسیع مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ توقع رکھنی کہ خدا تعالیٰ ہر نبی کے ہر دشمن کو دنیا میں لمبا عذاب دے کر گویا اس کے نتیجے میں ثابت کریگا کہ یہ ہمارے ہاتھ سے نکل نہیں سکے بالکل غیر معقول بات ہے اور تاریخی طور پر قطعاً غلط ثابت ہوتی ہے۔

ابو جہل نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے دکھ دیئے اور آناً فاناً چند ثانیے میں ہی وہ اس دنیا سے رخصت ہوا۔ اسی طرح اور بہت سے تاریخی واقعات آپ کو ملیں گے جہاں انبیاء کو دکھ دینے والوں نے دکھ دینے کا ایک لمبا زمانہ پایا لیکن وہ اس دنیا سے کوئی خاص دکھ دیکھے بغیر رخصت ہو گئے۔

پس اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ فرعون کے زمانے کے اس وقت کے نادان بھی شاید یہ سوچتے ہوں کہ یہ کیا ہوا ! اتنا لمبا عرصہ تکلیفیں دی گئیں بلکہ حضرت موسیٰؑ کی قوم کو کئی نسلوں سے تکلیفیں دی جا رہی تھیں اور غرقابی کے چند لمحوں کے سوا اس کو اور کوئی دکھ نہیں پہنچا۔ تو یہ ناسمجھی کی باتیں ہیں خدا کی تقدیر کے معاملوں کے فہم سے عاری لوگ ہی ایسی باتیں کر سکتے ہیں۔

---

[1] اصل آیت یہ ہے۔ "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا..." (سورہ مریم۔ ۱۹ : ۷۲)
[2] اصل آیت یہ ہے۔ "لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا..." (سورہ الانبیاء ۲۱ : ۱۰۳)

دونوں کے درمیان دوسرا مشترک پہلو یہ ہے کہ

اپنی موت کے بعد فرعون کو بھی بڑی شان و شوکت نصیب ہوئی

اور اس کی شان و شوکت کے آثار آج تک دنیا میں باقی ہیں اور لیکھرام کو بھی اپنی ہلاکت کے بعد بہت شان و شوکت نصیب ہوئی لیکن ایک اور بنیادی فرق یہ ہے کہ فرعون کی لاش محفوظ رکھی گئی کیونکہ اس کو ایک رنگ میں توبہ کی توفیق ملی لیکن لیکھرام کی لاش محفوظ نہیں رکھی گئی اس لئے اسے فرعون کے مشابہ قرار دینے کی بجائے سامری کے گئوسالہ کے مشابہ قرار دیا گیا۔ کیونکہ سامری کے بچھڑے کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ یہ تھا کہ حضرت موسیٰؑ کے بقول خدا تعالیٰ نے اس کا ریزہ ریزہ کروایا اور آگ میں جلا دیا گیا۔

پس یہ انجام چونکہ موسیٰ کے فرعون کے انجام سے مختلف تھا اس لئے سامری کے بچھڑے کی تشبیہ سامنے رکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کو لیکھرام کے انجام سے آگاہ فرما دیا گیا اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہندو ویسے ہی اپنی لاشیں جلاتے ہیں اور چونکہ وہ تلوار سے کاٹا گیا اس لئے اس کے بعد جب اسے جلا دیا گیا تو اس کی راکھ ریزہ ریزہ ہو کر دریا میں بہا دی گئی اور بعینہ یہی سلوک سامری کے بچھڑے سے ہوا تھا۔

جہاں تک لیکھرام کی عزت کا تعلق ہے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں بھی لوگوں نے اس قسم کی باتیں کی ہیں اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ باتیں حضرت مسیح موعودؑ کو پہنچی ہیں۔ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اتنا بڑا نشان جو ظاہر ہوا ہے اس لئے اس کی موت کے ساتھ اس کی ساری عزت اس زمانہ میں خاک میں مل جائے گی کہ اس کی قوم اس کو چھوڑ دے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں جو گئوسالہ بچھڑے کا ذکر فرمایا گیا۔ اس کو تو خدا کے سوا معبود بنایا گیا تھا اس کی تو پوجا کی گئی تھی اس لئے یہ تو اسی رنگ میں پورا ہو سکتا تھا کہ اس کو بھی بہت بڑا مرتبہ دیا جاتا اور بہت بڑا مقام دیا جاتا نہ کہ اسے کو ذلیل اور رسوا کر کے پھینک دیا جاتا۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کی قوم میں اس واقعہ کے بعد بھی سامری کے شرک کے لگائے ہوئے پودے نے مختلف وقتوں میں اپنی شاخیں پھیلائی ہیں اور لمبے عرصے تک سامریت کا اثر حضرت موسیٰ کی قوم میں جاری و باقی رہا اور حضرت موسیٰؑ کے لئے دکھ اور تکلیف کا موجب بنتا رہا۔

پس اس پہلو سے جب ہم لیکھرام کے انجام کو دیکھتے ہیں تو اس کے متعلق جو بھی الفاظ اختیار کئے گئے یا بیان فرمائے گئے ہیں بعینہ صورت حال پر صادق آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"... یہ کام خدا تعالیٰ نے کیا ہے اور ہندوؤں کے دلوں میں اس کی عظمت ڈال دی تا ایک نامی آدمی کی نسبت پیشگوئی متصور ہو کر اس کا اثر بڑھ جائے اور صفحہ روزگار سے مٹ نہ سکے۔ اب جب تک عزت کے ساتھ لیکھرام کو یاد کیا جائے گا تب تک یہ پیشگوئی بھی ہندوؤں کو یاد رہے گی۔ غرض لیکھرام کو عزت کے ساتھ یاد کرنا پیشگوئی کی قدر و منزلت کو بڑھاتا ہے۔ اگر پیشگوئی کسی چوہڑے چمار اور نہایت ذلیل انسان کی نسبت ہوتی تو کیا قدر ہوتی۔ میں پہلے اس خیال سے غمگین تھا کہ پیشگوئی تو پوری ہوئی مگر ایک ایسے معمولی شخص کی نسبت کہ جو پشاور میں سات آٹھ روپیہ کا پولیس کے محکمہ میں نوکر تھا..."

اب دیکھیں کہ عارف باللہ اور عام انسان کی سوچ میں کتنا زمین و آسمان کا فرق ہے۔ فرماتے ہیں

میں اس بات پر غمگین تھا کہ آدمی ویسے معمولی ہے" لیکن جب میں نے سنا کہ مرنے کے بعد اس کی بہت عزت کی گئی تو میرا غم خوشی کے ساتھ بدل گیا اور میں نے سمجھا کہ اب لوگ خیال کریں گے کہ ایسے معمولی آدمی پر میری دعاؤں کا حملہ نہیں ہوا بلکہ اس پر ہوا جس پر تمام قوم فدا ہو گئی۔ جس کے مرنے پر بڑا ماتم ہوا۔ جس کے مرثیے بنائے گئے جس کی یادگار

کے لئے بہت سارا روپیہ اکٹھا کیا گیا۔ سو یہ خدا کا احسان ہے کہ اس طرح پر اس نے پیشگوئی کو عظمت دے دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۹)

آریوں نے لیکھرام کی موت پر جو ماتم کیا ہے اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشعار میں بھی کرتے ہیں فرماتے ہیں: ؎

سن کی دُعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر ✽ ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

(دُرِّ ثمین اردو)

لیکھرام کو "شہید" کا خطاب دیا گیا اور قوم نے جس رنگ میں اس کے ساتھ عزت افزائی کا سلوک کیا اس کی چند مثالیں میں نے آپ کے لئے چنی ہیں:۔

شہیدِ اکبر۔ شہیدِ صادق۔ زندہ جاوید۔ پیغمبرِ توحید۔ عالم بے مثل۔ عالمِ تقید لاثانی۔ مصلحِ اعظم۔ دلیل گرانقدر دینِ ابرار۔ صدر خیل شہیداں۔ امر۔ جرنیل یکتائے زماں۔ محافظِ ملت۔ حفیظِ ملت۔ پروانۂ ملت۔ میرِ قوم وغیرہ وغیرہ (از آریہ مسافر لاہور شہید نمبر)

آریہ مسافر لاہور شہید نمبر مارچ ۱۹۳۲ء میں لکھتا ہے:

"آریہ سماجو! آؤ ہم اپنے شہیدوں کی یاد کو تازہ رکھیں ان کے جاری کردہ کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ ان کے مشن کو پورا کرکے ان کی وصیت پر دل و جان سے عمل کریں...." صفحہ ۵

لیکھرام کے مشن کو پورا کرنا ان کے ساتھ تعلق رکھنے والی قوم نے اپنا فریضہ بنا لیا تھا اور اپنے شعار میں اس بات کو داخل کر لیا تھا پھر لکھتے ہیں:

"ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے محسن سے عقیدت کا ثبوت دیں زبان سے نہیں بلکہ عمل سے ان کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔" (ایضاً صفحہ ۳۹)

پھر یہ بھی فیصلہ ہوا کہ ان کی یاد میں ایک میموریل قائم کیا جائے

"پنڈت جی کی یاد میں ایک میموریل بھی کھولا گیا اور اس میں تیس ہزار کے لگ بھگ روپیہ بھی فراہم ہوا تھا مگر افسوس ہے اس فنڈ سے اسقدر استفادہ نہیں اٹھایا گیا جیسے کہ پنڈت جی کی آشا تھی میرا مطلب یہ ہے کہ پنڈت جی کی یادگار میں ایک عمدہ محکمہ ہونا چاہئے تھا جس کا کام تمام مذاہب کے حملہ جات اُن کی کتابوں اور اعتراضوں کے جواب دینے جاتے۔ یہ ایک محکمہ ویدک علم وادب پر مختلف قسم کی کتب تحریر کرنے اور ان کے ترجمے شائع کرنے کا کام کرتا۔"

(آریہ مسافر لاہور مارچ ۱۹۳۲ء صفحہ ۴۰-۴۱)

بہرحال لیکھرام کی بہت عزت افزائی کی گئی، اس کا بہت ماتم کیا گیا اور بعض لوگوں نے ظلم کی راہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق لکھا (اگرچہ رپورٹ میں ایسا کوئی واقعہ درج نہیں کیا گیا) کہ مرزا صاحب یہ کھلم کھلا کہا کرتے تھے کہ یہ قتل ہلاک ہوگا اور قتل کیا جائے گا اس لئے لازماً اس میں ان کا ہاتھ ہے لیکن جہاں تک حضرت مسیح موعود کے قلبی جذبات کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کو یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ ایک صاف دل، پاک دل انسان کے لئے ایسے موقعوں پر کس قسم کا ردِ عمل ظاہر کرنا چاہئے۔ اس کا نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلبی کیفیات میں ہمیں ملتا ہے آپ فرماتے ہیں...

"... اگرچہ انسانی ہمدردی کی رو سے ہمیں افسوس ہے کہ اس کی موت ایک سخت مصیبت اور آفت اور ناگہانی حادثے کے طور پر عین جوانی کے عالم میں ہوئی لیکن دوسرے پہلو کی رو سے ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جو اس کے منہ کی باتیں آج پوری ہو گئیں ہمیں قسم ہے اس خدا کی جو ہمارے دل کو جانتا ہے کہ اگر وہ یا کوئی اور کسی خطرۂ موت میں مبتلا ہوتا اور ہماری ہمدردی سے وہ بچ سکتا تو ہم کبھی فرق نہ کرتے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۷۸

۹ مارچ ۱۸۹۷ء)

پس یہ وہ رُوح ہے جو زندہ رہنے والی اور زندہ رکھنے کے لائق اور زندہ رکھنے کے لئے ضروری روح ہے یہ ایسی رُوح ہے جو زندہ ہے۔ ہمیشہ انبیاء اور پاکیزہ لوگوں کی صورت میں زندہ رہے گی۔ زندہ رہنے کے لائق ہے اور زندہ رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مُردوں کو زندہ کرنے والی رُوح ہے۔ صرف دوسروں کو نہیں۔ اپنی روح کو زندہ کرنے کے لئے یہ روح ضروری ہے یعنی دل کا یہ رجحان ضروری ہے اس لئے جماعت احمدیہ کو ان حالات میں اپنا تجزیہ کرتے رہنا چاہئے

اگر خوشی تعلّی کا رنگ رکھتی ہو۔ اگر خوشی کسی غم کے نتیجے میں ہے تو یہ ظلم کی بات ہے

اس کا سچے اور پاک لوگوں کے دلوں سے کوئی تعلق نہیں ہے ایسی خوشی نقصان کا موجب بن سکتی ہے۔ آپ کو زندہ کرنے کی بجائے آپ کو ہلاک کرنے کا موجب بن سکتی ہے اصل خوشی وہی ہے کہ نظر خالصتہً مرضی مولیٰ پر رہے اور چونکہ اللہ کی بات پوری ہوئی اور خدا کے نوشتوں نے جو پہلے پیشگوئیوں کا رنگ رکھتے تھے اب عملاً دنیا میں ظاہر ہو کر ایک حقیقت کا روپ دھار لیا۔ اس بات کی اگر خوشی ہے تو یہ خوشی انبیاء اور پاک لوگوں کی خوشی کے عین مطابق ہے پس ہرگز تعلّی اور چھوٹی اور کھوکھلی خوشی کو اپنے دلوں میں جگہ نہیں دینی چاہئے حضرت مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں۔

"یہ بالکل غلط بات ہے کہ لیکھرام سے مجھ کو کوئی ذاتی عداوت ہے مجھ کو ذاتی طور پر کسی سے بھی عداوت نہیں بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے کامل اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا چشمہ تھا توہین سے یاد کیا اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے ایک پیارے کی دنیا میں عزت ظاہر کرے...." (برکات الدعا عنوان نمونہ دعا مستجاب)

اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق تھا جس نے آپ کو شدید غم میں مبتلا رکھا۔ جب بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی ہوتی تھی تو آپ کا دل کٹتا تھا اور اس اندرونی دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا مظہر وہ عذاب بنا ہے جس نے اس دشمن کے ٹکڑے کئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کے ٹکڑے کرتا تھا اور آپ کے محبوب کے خلاف گستاخی کی زبان کھولا کرتا تھا۔

ان دونوں باتوں کا گہرا تعلق ہے ورنہ خدا کے انبیاء اور خدا کے پیاروں کو اور لوگ بھی گالیاں دیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ دنیا میں ویسا سلوک نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں میں سے صرف یہ لیکھرام ہی نہیں تھا بلکہ مغربی دنیا میں بھی کثرت سے آپ کو گالیاں دینے والے پیدا ہوئے جنہوں نے گستاخی کے رنگ میں بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک کے ساتھ دنیا میں یہ سلوک نہیں ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک لیکھرام تھا جو ایسے عاشق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوا جس کا دل اس غم کو برداشت نہیں کر سکتا تھا اور ایک ڈوئی تھا اس کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کیا گیا حالانکہ اس سے پہلے عیسائی دنیا میں ہزاروں ایسے بدزبان اور بدتمیز لوگ تھے جنہوں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف دشنام طرازی سے کام لیا ہے۔ گالیاں دی ہیں۔

پس ان دونوں باتوں کا گہرا تعلق ہے۔

یہ ایک دُکھے ہوئے دل کی آواز ہے جو بعض دفعہ خدا کی تقدیر کو حرکت میں لاتی ہے اور وہ تقدیر پھر عذاب کی صورت میں دشمنوں پر پڑتی ہے پس اس روح کو اگر آپ قائم رکھیں تو ہمیشہ کسی کی نفرت نہیں بلکہ کسی کی محبت معجزے دکھایا کرے گی اور خدا کے مقدس بندوں کی محبت ہی دراصل حقیقی معجزہ ہے اس میں کسی دعا کرنے والے کی بڑائی کا اتنا تعلق نہیں جتنا اس محبت کا تعلق ہے جو اس کو کسی مقدس سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں پر جو یہ معجزہ دکھایا گیا ہے یہ اس عشق کے نتیجے میں ہے جو آپ کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھا۔

پس آج بھی جب لوگ کہتے ہیں کہ فلاں جب گالیاں دیتا ہے ہمارا دل کٹتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بکواس کرتا ہے، بدزبانی کرتا ہے تو ہمارا دل کٹتا ہے تو بسا اوقات مختلف رنگ کے نظارے ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا دل اُن کے کہنے کے مطابق کٹتا تو ہے لیکن اس

مخالفت پر خدا کی کوئی پکڑ ظاہر نہیں ہوتی اور بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ادھر جو بات ہے دل سے ایک دعا بلند ہوئی یا ایک بے قرار چیخ نکلی ہے کہ اے خدا! اس شخص نے ظلم کی حد کر دی ہے۔ یہ ایسی ایسی زبان درازیاں کر رہا ہے اور چند دن کے اندر اندر وہ شخص حیرت انگیز طور پر ہلاک ہو گیا اور بعض دفعہ اس کے منہ سے نکلی ہوئی بات کے نتیجے میں ہلاک ہوا ہے۔ ان دنوں میں ہلاک ہوا جن دنوں ان کا آپس میں معاملہ طے ہوا کہ جو بھی جھوٹا ہے اس عرصے کے اندر اندر ہلاک ہو جائیگا۔

تو یہ مختلف قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں یاد رکھیں یہ اتفاقی حادثات نہیں ہیں یہ دل کی صداقت ہے جو بعض دفعہ معجزے دکھاتی ہے اور بعض دفعہ دل کی صداقت میں کوئی کمزوری رہ جاتی ہے اور بعض اور عوامل اس پر اثر انداز ہو جاتے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ خدا کے کسی مقدس اور برگزیدہ سے آپ کو سچا عشق ہو اور اس کے خلاف گستاخیوں کے نتیجے میں آپ کا دل حقیقتاً کٹ رہا ہو اور زندگی ایک عذاب بن رہی ہو تو ہو نہیں سکتا کہ خدا کی غیرت اس وقت ایک غیر معمولی جوش اور غضب کے ساتھ بیدار نہ ہو اور اپنے کرشمے نہ دکھائے۔

یہ بیان کرنے کے بعد میں جماعت کو ایک آخری نصیحت یہ کرنی چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے یہ جو الہامات ہیں کہ تیرے زمانے میں موسیٰؑ کے زمانے کے علامات پیدا ہوں گے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخاطب ہیں۔ اس لئے یہ واقعات خواہ حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد ہوں ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے۔ اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں اور آپ ہی کی قدر جو اللہ تعالیٰ کے دل میں تھی اس کے نتیجے میں ان واقعات نے رونما ہونا تھا۔

دوسری بات ایک انذار کا رنگ رکھتی ہے اور جماعت کو استغفار کرتے ہوئے دعا میں ہمیشہ مشغول رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے وقت میں اس انذاری پہلو کو پورا نہ فرمائے اور اگر ہم سے کوئی کوتاہیاں ہو بھی گئی ہیں تو ان بلاؤں کو ہم سے ٹال دے۔ حضرت موسیٰؑ کے وقت میں ایسے واقعات بھی ہوئے جس سے خود حضرت موسیٰؑ کو تکلیف پہنچی اور اپنی قوم سے تکلیف پہنچی ایک گئو سالے کو خدا بنا لیا۔ بچھڑے کو خدا بنا لیا۔ جب میں نے غور کیا تو اس کے اندر دو باتیں ایسی ہیں جن کی طرف میں جماعت کو خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں

اس بچھڑے کی عظمت، ان لوگوں کے دل میں تھی جن کے دل میں دنیا کی وجاہت اور سونے اور چاندی اور دولتوں کی عظمت تھی ضروری نہیں ہوا کرتا کہ ہر زمانے میں شرک ایک ہی طرح ظاہر ہو۔ بعض دفعہ شرک کھلم کھلا بت پرستی کی رنگ میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔ بعض دفعہ دل مشرک ہو جاتا ہے خواہ زبان بظاہر مشرک نہ بھی ہو۔ پس جماعت کا وہ طبقہ جو دنیا کی طرف سے آرام یافتہ ہے اس کو اپنی فکر کرنی چاہئے اس کو ہمیشہ اپنے دل کا تجزیہ کرنا چاہئے کہ کیا وہ دنیا کی دولتوں اور جاہ و حشمت سے متاثر تو نہیں ہو گیا وہی سونا قوم میں پہلے بھی موجود تھا اور اس سونے کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے کسی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا لیکن جب وہ بت بن کر ظاہر ہوا ہے تب خدا تعالیٰ کی پکڑ نازل ہوئی ہے۔

پس سونے سے یا دنیا کی دولتوں سے تعلق رکھنے سے خدا منع نہیں کرتا۔ مگر اس کو بت بنانے سے خدا منع کرتا ہے۔ پس جماعت کو ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ

دنیا کی دولتیں اور دنیا کی وجاہتیں اُن کے لئے بت نہ بن جائیں

اور خاص طور پر اس دور میں جب کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے سے ہم تقریباً ایک سو سال دور ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ دوری سالوں کی ہو لیکن روحانی رنگ میں نہ ہو ان دعاؤں کی بڑی ضرورت ہے اور روحانی طور پر کیونکہ یہ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے اس لئے زمانے کے لحاظ سے معنوی رنگ میں ہماری دوری نہ ہو اگرچہ ظاہری طور پر مدّی لحاظ سے سالوں کی دوری بنتی ہے۔

اس لئے اس طبقے کو خصوصیت سے اپنی طرف توجہ کرنی چاہئے اور ان کے دل کی آوازیں خواہ باہر سنائی دی جائیں یا نہ دی جائیں ان لوگوں نے خود سننی ہیں اور ان کے لئے اپنے جذبات کا تجزیہ کرنا بڑا آسان ہے۔

اگر یہ کسی گئو سالہ کی موت سے اور اس کی دنیا کی وجاہت سے متاثر ہوتے ہیں تو ان کے دل میں وہ شرک پیدا ہو چکا ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہام میں تمثیلاً بیان کیا گیا ہے اور اگر یہ دنیا کی وجاہتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اسی قسم کے خیالات دل میں لانے لگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو بڑی شوکت اور عظمت دی ہے تو اسی حد تک وہ سمجھیں کہ ان کا اپنا مقام خدا تعالیٰ کی نظر میں گرتا چلا جاتا ہے۔

عظمت وہی ہے جو خدا دیتا ہے

جو اس کے پیار کے نتیجے میں ملتی ہے وہ عظمت نہیں ہوا کرتی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے وعید کے نتیجے میں ملتی ہے۔

پس ان دو عظمتوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ ایک عظمت وہ ہے جو خدا کا وعید ظاہر کرتا ہے اور کھل کر ظاہر ہوتا ہے جیسے فرعون کے حق میں ظاہر ہوا۔ جیسے لیکھرام کے حق میں ظاہر ہوا اس کے بعد جو دنیا کی عظمتیں ہیں وہ تو تاریخ بتاتی ہے کہ ایسے لوگوں کو ملا ہی کرتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں دل پراگندہ ہونا یا یہ خیال کر لینا ضرور اس میں کوئی اچھی بات تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو عظمت دی اس میں اچھی بات تھی یا نہیں تھی۔ آپ کے دل میں ضرور کوئی ٹیڑھی بات ہے جو اس قسم کے خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جس شخص کے حق میں وعید ہو اس کے متعلق ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اب اس کا معاملہ خدا پر جا پڑا ہے اور ہمیں مزید تفصیل سے اس کے خلاف بات کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ بھی انسانی اخلاق پر برا اثر ڈالنے والی بات ہے کہ مرے ہوؤں کے خلاف انسان بے وجہ بھی ایسی باتیں کرے جو ان کی برائیوں کو اچھال کر دنیا کے سامنے پیش کرنے والی ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کو اسی مضمون کا ایک الہام ہوا کہ اب تیرے دشمن کا لیکھا خدا سے جا پڑا ہے[1] جس کا مطلب یہی ہے کہ جب خدا نے اپنی تقدیر کو ظاہر فرما دیا ہے تو ان مقتولوں میں بے وجہ نہیں الجھنا چاہئے۔ یہ بھی وقت کی ایک ایسی ضرورت ہے جسے آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ مجھے بعض خطوں سے پتہ چل رہا ہے کہ بعض احمدی بے وجہ دوسروں سے الجھتے ہیں اور ایسی باتیں کرتے ہیں جو دل آزاری کا موجب بنتی ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کے اظہار کے نتیجے میں حمد اور شکر کا مقام تو ہے لیکن اس رنگ میں باتیں کرنا مناسب نہیں جس سے کسی کی دلآزاری ہو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا فرعون اور آپؐ کے زمانے کا لیکھرام ابوجہل تھا اور آپ کے دل کی عظمت دیکھئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے بعد جب حضرت عکرمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ یا رسول اللہ! لوگ مجھے میرے باپ (ابو جہل۔ مرتب) کا طعنہ دیتے ہیں اور مجھے دکھ پہنچتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا کہ کوئی کسی کے باپ کی وجہ سے دکھ نہیں دیا جائے کوئی شخص عکرمہؓ کو اس کے باپ کا حوالہ دے کر تکلیف کی بات نہ کہے۔

یہ ہے سچی عظمت۔ سچا تقدس، جو خدا سے تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔

پس ان رسول کو زندہ رکھیں۔ اس سنت پر چلیں۔ یہ آپ کی زندگی کی ضامن ہوگی نہ کہ اس رنگ میں چند باتیں کر لینا ہمارے کوئی کام نہیں آئے گا۔ ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے گا لیکن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر اگر عمل پیرا ہوں گے تو اس میں ہمارے لئے بہت ہی برکتیں ہیں ایسی صورت میں آپ واقعتہً دیکھیں گے کہ دشمنوں کی اولادیں اپنے باپوں کی طرف منسوب ہونا چھوڑ دیں گی وہ حسرت سے یاد کریں گی کہ کاش ہمارے وہ باپ نے ایسی باتیں نہ کی ہوتیں کہ ان کے ساتھ منسوب ہونا ہمارے لئے ذلت کا موجب بن جائے اور وہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود عاشق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ منسوب کرنا ہی فخر کا موجب سمجھیں گی۔

پس سنت میں عظمتیں ہیں دائمی فوائد ہیں اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی اس لئے ایسے نازک وقتوں میں جن سے جماعت آجکل گزر رہی ہے اپنے قدم پھونک پھونک کر رکھیں وہ باتیں کریں جو خدا کے نزدیک پسندیدہ ہوں اور خدا کے نزدیک وہی پسندیدہ باتیں ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

[1] الہام کے اصل الفاظ یہ ہیں "اس دا لیکھوا خدا نال جا پیا اے"۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۹)

انعامی مقالہ لجنات بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ ۱۹۸۶ء کے موقع پر تمام لجنات کو سرکلر دیا گیا تھا کہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر لجنات کو ایک انعامی مقالہ لکھنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے بہترین مقالہ لکھنے پر انشاء اللہ العزیز مبلغ پانچصد روپے (Rs 500/-) انعام دیا جائے گا۔
اس مقالہ کے لئے آخری تاریخ بڑھا کر ۳۰ نومبر ۱۹۸۸ء کر دی گئی تھی۔ لیکن سوائے ایک ممبر کے ابھی تک کسی لجنہ کی ممبر کا مقالہ مرکز میں نہیں ملا۔ اس مقالہ کی تیاری کے لئے مزید وقت دیا جا رہا ہے جس کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۸۹ء ہوگی۔ انعام حاصل کرنے والی کو انعام سالانہ اجتماع ۱۹۸۹ء پر دیا جائیگا۔ بہنیں کوشش کریں اور اس میعاد کے اندر اندر اپنا مقالہ بذریعہ رجسٹری دفتر لجنہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوانے کی کوشش کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

عنوان مقالہ:- "حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد پہلی صدی میں پوری ہونیوالی پیشگوئیاں"۔

شرائط:- (۱) حجم مقالہ ۱۳ تا ۱۵ فل سکیپ صفحات۔
(۲) - مقالہ خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔
(۳) - منتخب شدہ ہر پیشگوئی کب پوری ہوئی اور اس کے متعلق چیدہ چیدہ واقعات اور عوام تاثرات پر روشنی ڈالیں۔
(۴) تحریر غلطیوں سے پاک اور زبان عمدہ ہو۔
(۵) مقالہ میں دیئے گئے حوالہ جات درست اور مکمل ہوں۔ نام کتاب اور صفحات کے نمبروں کا اندراج ہو۔
(۶) مقالہ بھرپور مطالعہ کے بعد خود تحریر کیا جائے۔
(۷) مقالہ نگاروں سے انٹرویو بھی لیا جائے گا۔

تبلیغ کے نرالے ڈھنگ

خدا کی راہ میں ہم جاں نثار کرتے ہیں
اُسی کے نام پہ ہر اک سے پیار کرتے ہیں

ہماری دعوتِ حق کے ڈھنگ نرالے ہیں
سمجھ کے، سوچ کے دشمن پہ وار کرتے ہیں

ہمیشہ ڈھونڈتے رہتے ہیں حق پسندوں کو
خوشی خوشی سے ہم اُن کو شکار کرتے ہیں

ہماری بزم میں رہتا ہے ذکر اللہ کا
اسی ادا سے انہیں بے قرار کرتے ہیں

بڑی توجہ سے سنتے ہیں بات ناصح کی
اسی کی بات کو اس پر سوار کرتے ہیں

جو گالیوں پہ اتر آئے کوئی گندہ دہن
اسے بھی دے کے دعا شرمسار کرتے ہیں

ہزار بار بتانے سے جو سمجھ نہ سکے
تو پھر دعا پہ ہی ہم انحصار کرتے ہیں

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں اس حقیقت کو
پھر آج کس کا کھڑے انتظار کرتے ہیں

ہمیں صحابہ رضی کا رستہ بتا دیا اس نے
تبھی سے آپ کو اُن میں شمار کرتے ہیں

طالبِ دعا:- وسیم احمد عاجز بولانی ابن محترم شیخ حمید اللہ صاحب سابق مبلغ

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

میری پیاری والدہ!

محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مرحوم بھاگلپور

از مکرم ڈاکٹر سید محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور (بہار)

والدہ صاحبہ مرحومہ مکرم حافظ فضل کریم صاحب مرحوم خانپور ملکی کی بیٹی تھیں۔ ۱۹۲۷ء میں پندرہ سال کی عمر میں مکرم مولوی سید محمد یوسف صاحب بھاگلپور کے ساتھ شادی ہوئی۔

والدہ محترمہ بہت نیک، دعا گو، سادہ مزاج، شائستہ اخلاق، خوش مزاج، ملنسار، مہمان نواز اور صوم وصلوٰۃ اور نماز تہجد کی پابند تھیں۔
سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلافت احمدیہ سے پوری عقیدت تھی۔ مرکز کے مہمانان کرام کی بہت عزت وتکریم کرتی تھیں۔
غریبوں کی مدد کرتی تھیں۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتیں۔ صدقہ وخیرات کرنے میں پیش پیش تھیں۔ اپنے بچوں کو ہمیشہ نیک ہدایات دیتیں اور ان کی تربیت کی ہر ممکن کوشش کرتیں۔ اور اکثر یہ نصیحت کرتی رہتیں کہ جھوٹ نہ بولو۔ راست گوئی سے کام لو۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرو۔ سب سے نیک سلوک کرو۔ جہاں تک بس چلے دوسروں سے ہمدردی سے پیش آؤ۔ خلافت سے وابستہ رہو۔

والدہ محترمہ نہ صرف اپنے بچوں سے پیار کرتیں بلکہ دوسرے بچوں کو بھی پیار کی نگاہ سے دیکھتیں۔ والدہ مرحومہ موصیہ تھیں۔ انشاء اللہ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کا جنازہ تابوت کی شکل میں قادیان پہنچایا جائے گا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئے گی۔ آخری عمر میں والدہ محترمہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۵ اگست ۱۹۸۷ء کو خدا کو پیاری ہوگئیں۔ اور اپنے پیچھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں۔

اکثر ایسا ہوا کہ والدہ محترمہ نے کوئی خواب سنائی اور وہ پوری ہوئی۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل اور ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرحومہ کے دو بیٹے اس وقت پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ دو لڑکیاں بھاگلپور میں ہی بیاہی گئی ہیں اور دو ملک سے باہر ہیں۔ اور خاکسار مع اہل وعیال بھاگلپور میں مقیم ہے۔

نوٹ از ایڈیٹر:-
تقریباً ۲۲ سال سے تبلیغی وتربیتی مساعی کے سلسلہ میں خاکسار کو اکثر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے مکان پر قیام کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ سلسلہ کے کارکنان اکثر ان کے پاس ہی قیام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو سلسلہ کی نمایاں خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی والدہ مرحومہ کی حسن تربیت کا ہی یہ ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

محترم ڈاکٹر صاحب کے والد محترم سید محمد یوسف صاحب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ آپ نہایت مخلص احمدی تھے۔ حضرت مولانا حسن علی صاحب مبلغ اسلام رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نامور صحابی کیساتھ اس خاندان کا تعلق ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی سعادت مندی اس سے ظاہر ہے کہ جب سے ڈاکٹری پاس کر کے بھاگلپور پہنچے ہیں تب سے، گویا ۳۲ سال سے صدر جماعت چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اور نسل کو بھی سلسلہ کی خدمت اور برکات سے بہت زیادہ نوازے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ نے محترم ڈاکٹر صاحب کے اہل وعیال کو بے شمار روحانی وجسمانی برکات سے نوازا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ آمین۔

صد سالہ جشنِ تشکر کی نمائش کو شانِ خاتم الانبیاءؐ کے ۱۲ رسالوں پر مشتمل دیدہ زیب سیٹ سے آراستہ کیجیے!
(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان)

منظوم کلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

امسال جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقعہ پر حضور انور کا تازہ منظوم کلام پڑھا گیا تھا جو بدر میں شائع ہوچکا ہے۔ اس میں حضور انور نے جو اصلاح فرمائی ہے اُس کے مطابق اسے دوبارہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جارہا ہے (ایڈیٹر)

دیکھو اِک شاطر دُشمن نے کیا ظالم کام کیا
پھینکا مکر کا جال اور طائرِ حق زیرِ الزام کیا
ناحق ہم مجبوروں کو، اک تہمت دی جلّادی کی
قتل کے آپ ارادے باندھے، ہم کو عبث بدنام کیا
دیکھو پھر تقدیرِ خُدا نے، کیسا اُسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی اُلٹا دی، دجّال کو طشت از بام کیا
اُلٹی پڑ گئیں سب تدبیریں، کچھ نہ دغا نے کام کیا
دیکھا اِس بیماریٔ دل نے، آخر کام تمام کیا
زندہ باد غلامِ احمد، پڑ گیا جس کا دُشمن جھوٹا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

★ ☼ ★

جب سے خُدا نے اِن عاجز کندھوں پر بارِ امانت ڈالا
راہ میں دیکھو کتنے کٹھن اور کتنے مُہیب مراحل آئے
بھیڑوں کی کھالوں میں لپٹے، کتنے گرگ ملے رستے میں
مقتولوں کے بھیس میں دیکھو کیسے کیسے قاتل آئے
آخر شیرِ خدا نے بپھر کر، ہر بَن باسی کو للکارا
کوئی مُبارز ہو تو نکلے، سامنے کوئی مُباہل آئے
ہمّت کس کو تھی کہ اُٹھتا، کس کا دل گُردہ تھا نکلتا
کِس کا پِتّہ تھا کہ اُٹھ کر، مردِ حق کے مقابل آئے
آخر طاہر سچّا نکلا، آخر مُلّاں نکلا جھوٹا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

★ ☼ ★

مُلّاں کیا رُوپوش ہوا اِک، بلّی بھاگوں چھینکا ٹوٹا
اپنے مُریدوں کی آنکھوں میں، جھونکی دُھول اور پیسہ لُوٹا
قریہ قریہ فساد ہوئے تب، فتنہ گر آزاد ہوئے سب
احمدیوں کو بستی بستی پکڑا، دھکڑا، مارا کُوٹا۔
کر ڈالیں مسمار مساجد، لُوٹ لئے کتنے ہی معابد
جن کو پلید کہا کرتے تھے، لے بھاگے سب اُن کا جُوٹھا
کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی، وہ دن آنا تھا کہ پھٹتی
وہ دن آیا اور فریب کا، چوراہے میں بھانڈا پھُوٹا
کہتے ہیں پولیس نے آخر، کھود پہاڑ نکالا چُوہا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

★ ☼ ★

جاؤں ہر دم تیرے وارے، میرے جانی میرے پیارے
تُو نے اپنے کرم سے میرے، خود ہی کام بنائے سارے
پھر اک بار گڑھے میں تُو نے، سب دُشمن چُن چُن کے اُتارے
کر دیئے پھر اِک بار ہمارے آقا کے اُونچے مینارے
اَیسے آڑے وقتوں کے سہارے، سُبحان اللہ یہ نظارے
اِک دُشمن کو زندہ کر کے، مار دیئے ہیں دُشمن سارے
دیکھا کچھ، مغرب کے اُفق سے کیسا سچ کا سورج نکلا
بُجھ گئے دیپ طلسمِ نظر کے، مِٹ گئے جھوٹ کے چاند ستارے
اپنا مُنہ ہی کر لیا گندہ، پاگل نے جب چاند پہ تھُوکا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

★ ☼ ★

بقیہ صفحہ اوّل

گوپال راؤ صاحب نے اس وفد کا استقبال کیا اور خوشنودی کا اظہار کیا اس کے بعد یہ وفد کٹ شیور کے لیئے روانہ ہوا۔ وہاں پر نومبائعین مکرم مولوی نصیر احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ کی زیر نگرانی صبح سے ہی گاؤں کے باہر مرد وزن قافلہ کی آمد کے منتظر تھے اور مکرم حیدر علی صاحب جو ۲۳ سرپنچوں پر نائب صدر ہیں جو پُرجوش نومبائع ہیں اور سنگ تراش قوم کے لیڈر ہیں نے تقریباً چار صد افراد نومبائعین کے ہمراہ حضور پُرنور کے خصوصی نمائندہ کا استقبال کیا اور گلپوشی کی اور اسلامی نعرے لگاتے ہوئے بے انتہا جوش کے ساتھ حیدر علی صاحب نے پُرجوش اسلامی نعرے لگائے ایک جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ جس میں محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس نے خطاب فرمایا اور فرمایا کہ مجھے آپ احباب سے مل کر اور آپ کے جذبات کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ اور انشاء اللہ آپ کے ان جذبات کا اظہار حضور پرنور تک پہنچاؤں گا۔ اس مقام پر ایک مسجد کی تعمیر بھی ہونے والی ہے اس مقام پر محترم مولانا صاحب موصوف نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اور تمام افراد جماعت سے معانقہ اور مصافحہ بھی کیا۔ اس موقعہ پر جناب حیدر علی صاحب نے حضور پرنور کے نمائندہ کو یقین دلایا کہ اس وقت آندھرا پردیش میں ہماری قوم جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لیئے تیار ہے آپ سے درخواست ہے کہ ہماری قوم کو سنبھالیں اور میں خود بھی اس تعلق سے مبلغین کے ہمراہ تعاون دوں گا۔ بہرصورت ان دیہات میں وارفتگی کا ایک عجیب عالم تھا تمام مردوزن ہر طرف نعرہ تکبیر بلند کر رہے تھے۔ احمدیت زندہ آباد اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع زندہ آباد کے نعروں سے کٹ شیور کی سرزمین کو گرما دیا۔ اور نومبائعین نے بتایا کہ باوجود اس کے کہ غیر احمدی علماء جوق در جوق ہمارے علاقے میں آکر ہمیں شبہ ڈال رہے ہیں کہ ہم آپ کو یہ دیں گے اور وہ دیں گے آپ لوگ احمدیت کو چھوڑ دو لیکن ہم انشاء اللہ احمدیت کو کبھی نہیں چھوڑیں گے ہمیں پہلے ذلیل سمجھا گیا لیکن

اب وہ وقت آگیا ہے جب کہ ہم سے محبت کا سلوک کرنے والی جماعت ہمارے پاس پہنچ چکی ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی نہیں تو اور کیا ہے کہ ہمارے امام نے لندن سے ہماری خیریت دریافت فرمانے کے لئے محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس کو بھجوایا ہے۔ مکرم حیدر علی صاحب نے محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس کے سامنے یہ اظہار کیا کہ میں پندرہ روز ہمراہ تبلیغ کے لئے دیا کروں گا۔ اور انشاء اللہ ایک لاکھ افراد کی بیعت کراؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ارادہ میں برکت عطاء کرے آمین۔

اس دورے میں متعدد مقامات پر افرادِ جماعت اس خصوصی وفد کے منتظر رہے لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے ہر مقام پر پہنچا نہ جا سکا۔ اللہ تعالیٰ اس دورے کے غیر معمولی اچھے اثرات ظاہر فرمائے۔ اور تشنہ روحوں کی سیرابی کے جلد از جلد سامان فرمائے آمین۔ انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں جلد از جلد دنیا جوق در جوق احمدیت میں داخل ہوگی۔ ؎

کشورِ دل کو چھوڑ کر جا بیٹھیگے وہ بھلا کہاں
آئینگے وہ یہاں ضرور تم کبھی ہمیں بلائے جا

محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس نے جائزہ لینے کے بعد فوری تلگو کیسٹ تیار کرنے اور اُن کے ذریعہ حضور کے خطبات اور تربیتی امور سے متعلق مزید ہدایات سے سرفراز فرمایا اور مختلف ہدایات مبلغین اور معلمین کو دیں۔ تاکہ پہلے سے زیادہ کام میں تیزی پیدا ہو۔ مجموعی طور پر اس علاقہ کے دورہ سے حضور کے خصوصی نمائندہ محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس بہت متاثر ہوئے اور ہر جگہ اجتماعی دعائیں کروائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کو استقامت عطا کرے۔ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب نے تو ہر جگہ بچوں کو ان کے دینی معیار کو دیکھ کر نقدی کی شکل میں انعامات بھی دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دور رس نتائج پیدا کرے آمین

بقیہ اداریہ

یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعائیں نہیں سنے گا۔ اور نہیں رُکے گا۔ جبتک کہ وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔"

(اربعین ع۳ ـ ص۵۱)

بہرحال حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہمیں ان لوگوں کی ہلاکت میں کوئی خوشی نہیں ان کے ہدایت پا جانے سے ہمیں خوشی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی ہدایت کے معجزانہ سامان ظاہر فرماوے ؎

ہر مصیبت میں دیا ساتھ تمہارا لیکن
تم کو کچھ ایسی شکایت ہے کہ جاتی ہی نہیں (کلامِ محمودؓ)

عبد الحق فضل

صدسالہ جشن تشکر

اور ہماری ذمّہ داریاں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان ـ بھارت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام پر ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو ایک سو سال پورا ہو جائیگا۔ اور انشاء اللہ صد سالہ جشن تشکر منایا جائیگا۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت سے گزارش ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کی طرف سے صد سالہ جوبلی جشن تشکر تب ہی صحیح رنگ میں منایا جا سکتا ہے۔ جب کہ اس کے ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو بھی ادا کیا جائے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں :ـ

(۱) ـ اپنی اور اپنے اہل وعیال اور ماحول کی معیاری تربیت اور نماز باجماعت کی پابندی

(۲) ـ داعی الی اللہ کی سکیم پر کما حقہٗ عمل

(۳) ـ لازمی چندہ جات کی باشرح بروقت ادائیگی

(۴) ـ جوبلی فنڈ کی مضبوطی اور جوبلی کے سلسلہ میں ہونے والے مرکزی اور مقامی اخراجات کیلئے معیاری قربانی۔

(۵) ـ اشاعت فنڈ قرآن میں زیادہ سے زیادہ عملی طور پر حصہ لیکر اس سلسلہ میں ہونے والے کثیر اخراجات کو پورا کرنا۔

(۶) ـ بیوت الحمد سکیم میں حسب استطاعت بھرپور حصہ لینا۔

(۷) ـ اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ جماعتی کاموں کے لئے وقف کریں۔

(۸) ـ انفرادی اور اجتماعی خانگی جھگڑوں کو یکسر مٹا کر پیار و محبت سے قربانی کے معیار کو بلند کر کے اس سال کو الوداع کریں۔ کہ یہ جوبلی سال ایک یادگاری مثال قائم کرنے والا ہو۔ اس کے لیئے غیر معمولی قربانی کرنی پڑے گی۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ ایسے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے کیونکہ پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ جس میں فوج در فوج لوگ احمدیت میں داخل ہوں گے اور اسلام دنیا پر غالب آجائے گا۔ اس وقت کے لئے ہی حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرنے والے آج کے پیسہ کے خرچ کرنے والوں کے برابر نہ ہوں گے۔

پس میری آپ سے درخواست ہے کہ اس وقت جماعتی امور کی سرانجام دہی کے لیئے تربیتی امور کی طرف کما حقہ توجہ کے ساتھ ساتھ جس قدر مالی قربانی کی ضرورت ہے آپ اس کے مطابق اپنے اموال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

منقولات

قادیانیوں اور مسلمانوں میں مسجد کا تنازعہ

مجسٹریٹ نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیدیا

کھاریاں (نامہ نگار) مقامی مجسٹریٹ درجہ اوّل رائے سکندر حیات بھٹی نے چک سکندر میں ایک مسجد پر مسلمانوں اور قادیانیوں کے تنازعہ کے سلسلے میں فریقین کے بیانات کے بعد مسجد پر مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مسجد میں قادیانی اور مسلمان علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے تھے۔ گذشتہ ماہ ایک وفد میاں محمد امیر اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما چوہدری عبدالخلیل کی قیادت میں ڈی سی گجرات سے ملا۔ جنہوں نے اس کی انکوائری اے سی کھاریاں کو دی جنہوں نے اپنی رپورٹ دے دی ہے۔

(روزنامہ جنگ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

مرزا طاہر کے مسلمان یا ہلاک ہونے تک

سجدے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ طاہر القادری

لاہور (پ ر) پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کہا ہے کہ بارہ ربیع الاوّل کی رات مینار پاکستان کے سبزہ زار میں مرزا طاہر احمد سٹیج پر نماز عشاء کے فوراً بعد آمنے سامنے مباہلے کے لئے آگئے تو انشاء اللہ نماز فجر سے پہلے پہلے مسلمان ہو جائیں گے اور اگر اسلام قبول نہ کیا تو وہ مباہلے کے نتیجہ میں ہلاک ہو جائیں گے ایسا نہ ہوا تو میرا سر قلم کر دیا جائے انہوں نے دُنیائے قادیانیت کے امیر کو کھلا چیلنج کیا کہ آمنے سامنے مباہلہ میں وہ بھی اللہ کے حضور دُعا کرے ہم بھی اللہ کے حضور اس کے اسلام قبول کرنے کی دُعا کریں گے بصورت دیگر اللہ پاک سے اس کے باطل ہونے کی نشانی کو ظاہر کرنے کا التجا کریں گے میں اللہ تعالیٰ کے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین پاک کا واسطہ دوں گا اور اس وقت تک سجدے سے سر نہ اُٹھاؤں گا جب تک اس کے قبول اسلام یا مباہلے کے نتیجے میں ذلت و رسوائی کے عالم میں مر جانے کا شعور بیانہ ہو جائے اس طرح عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت مشرق سے مغرب تک دُنیا پر روشن اور واضح ہو جائے گی اور جھوٹی نبوت باطل فتنہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے گا۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۸۸ء)

ہمارا سانحہ بہاولپور میں ہاتھ نہیں

مباہلہ کیلئے آمنے سامنے ہونا ضروری نہیں۔ ترجمان قادیانی جماعت

ربوہ (نامہ نگار) قادیانی جماعت کے ترجمان محمد شفیع اشرف نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ سانحہ بہاولپور میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ الزام اسی طرح کا ہے جس طرح کا مولانا اسلم قریشی کے بارے میں بھی لگایا جاتا رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر سخت افسوس کا اظہار کیا کہ قادیانیوں پر بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں۔ خود مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مختلف علماء خود فرار کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔ جبکہ اصل بات یہ ہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ کی دعوت مباہلہ پر دستخط کر کے ایک سال تک انتظار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مباہلہ کے لئے فریقین کا آمنے سامنے آنا ضروری نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد ہر جگہ علماء کے سامنے نہیں جا سکتے اور دُعا ہر جگہ ہو سکتی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

درخواست دُعا: مکرم سیٹھ محمد ظہیر الدین صاحب [illegible] کاروبار میں ترقی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ نیز والدین کی صحت و سلامتی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ادارہ)

اسلام کے سچے اُصولوں کو ماننے کے باوجود

احمدیوں کو کافر قرار دیا جاتا ہے

احمدی مذہب اسلام کے سچے اُصولوں کو یقین کرتے ہوئے اس پر عمل کرتے ہیں۔ باوجود اس کے انہیں کافر سمجھا جاتا ہے یہ باتیں احمدی جماعت کے ایک ممبر محمد اے باقی نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی ہیں۔ پاکستان کا چرچا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں کے سابق صدر جنرل ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس ۲۰ اپریل ۱۹۸۴ء میں نافذ کیا جس کے تحت احمدی مسلمانوں پر قہر برپا کرنا شروع کر دیا جو کہ ابھی تک جاری ہے۔ جناب باقی نے بتایا کہ پاکستان میں احمدیوں کو اذان دینے نماز ادا کرنے اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر پابندی ہے۔ جو ایسا کرے گا اس کے خلاف تھانہ میں کیس درج کر کے دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت گرفتار کر کے سزا دی جاتی ہے۔ یہ ظلم گذشتہ گیارہ سال سے چلا آرہا ہے اور احمدی اللہ کے نام پر ظلم برداشت کرتے چلے آرہے ہیں۔ ضیاء الحق کی حکومت نے خاص طور پر ۱۹۸۴ء تا ۱۹۸۸ء احمدیوں پر ظلم کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ احمدیہ جماعت کے چوتھے سربراہ اپنے خطبہ جمعہ میں خاص طور پر صدر ضیاء الحق اور ان کے ساتھی اور ملاؤں سے اس طرح کے ظلم سے باز رہنے کی اپیل کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ اپنے ظلم میں وہ اور آگے بڑھتے گئے۔ اس پر مجبوراً جماعت احمدیہ کے موجودہ چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد نے جمعہ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو مسجد فضل لندن میں اپنے جمعہ کے خطبہ میں جنرل ضیاء الحق اور ان کے خاص حکام کو عام طور پر کھلم کھلا مباہلہ کا چیلنج دیا۔

جناب باقی نے نیز کہا کہ انہوں نے کہا کہ انہیں (اگر وہ جھوٹے ہیں تو) انکے خاندان اُن کے ماننے والوں کو ایک سال کے اندر نیست و نابود کر دے جس میں کسی بھی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو اور اسی طرح ضیاء الحق اور ان کے ماتحت ملّا بھی اعلان کر دیں کہ جماعت احمدیہ جھوٹی ہے اس چیلنج کی کاپیاں پورے پاکستان میں تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ یکم جولائی ۱۹۸۸ء کو ضیاء الحق کو بذریعہ ڈاک روانہ کی۔ جناب باقی جانتے ہیں کہ خدا نے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرتے ہوئے ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو قریب ۴ بجے ضیاء الحق کا جہاز دھماکہ سے اُڑا دیا۔ جس میں سبھی ہلاک ہو گئے۔ جناب باقی نے آگے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے اپنی سچائی کا ثبوت دیدیا ہے۔ پاکستان میں رہنے والے اب بھی سمجھیں اور جماعت احمدیہ پر ہو رہے ظلم کو بند کر دیں۔

(روزنامہ پاٹلی پتر ۱۲-۱۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء پٹنہ ترجمہ از ہندی مترجم مکرم قادر کا نواب احمد صاحب قادیان)

جناب اسلم قریشی کے ساتھی

اسلم قریشی نے پانچ سال تک روپوش رہنے کے بعد منظر شہود پر آنے کے نتیجے میں نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کیلئے جو ذلت و خواری کے سامان پیدا کر دیئے ہیں وہ تو سب جانتے ہی ہیں اب انکے بدکلام اور گندہ دہن ساتھی مولانا یعقوب اور مولانا منظور چنیوٹی کی نازیبا حرکت ملاحظہ ہو کہ ان دونوں کا ایک انٹرویو روزنامہ جنگ لندن کے ۱۵/۱۶ اکتوبر ۸۸ء میں شائع ہوا ہے جو پرانے فرسودہ اعتراضات پر مشتمل ہے جن کے بارہا جوابات دیئے گئے ہیں۔ اس انٹرویو میں ان کی نازیبا حرکت ملاحظہ ہو کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک چار جگہ انہوں نے لکھا ہے اور چاروں مقامات پر ہی غلط لکھا ہے یہ لکھتے ہیں "محمد الرسول اللہ" حالانکہ قرآن کریم یا حدیث نبوی اُٹھا کر دیکھ لیں ہر جگہ "محمد رسول اللہ" لکھا ہوگا۔ رسول اللہ مضاف مضاف الیہ ہیں گرامر کی رو سے بھی مضاف پر ال نہیں آتا۔ بہرحال کلمہ طیبہ کو مٹا مٹا کر اور کلمہ طیبہ کی توہین کرتے کرتے ان کی فطرت اس حد تک مسخ ہوتی جارہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تک غلط لکھنے لگ گئے ہیں

نہ خدا سے ہے عقیدت نہ محمدؐ سے ہے پیار
تم کو وہ دیں سے عداوت ہے کہ ثانی ہی نہیں (کلام محمود)

(ایڈیٹر)

شاہراہ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

دیوگھر میں کامیاب پریس کانفرنس اور اعلیٰ تعلیمیافتہ طبقہ میں تبلیغ

مکرم سید محمد عبدالباقی صاحب دیوگھر سے تحریر فرماتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ۲۹.۹.۸۸ کو یہاں دیوگھر میں تمام اخبارات کے رپورٹرز کو مدعو کر کے پریس کانفرنس کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار کی ڈیڑھ گھنٹے تک اخباری نمائندوں سے احمدیت سے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس دوران اخباری نمائندوں نے احمدیت سے متعلق بہت سارے سوالات کئے جن کے خاکسار نے انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تشفی بخش جوابات دیئے۔ جس کے نتیجہ میں بہت مشہور اخبار (ہندی) PATLI PUTRA TIMES. مورخہ ۱۳/۱۰/۸۸ میں کافی تفصیل کے ساتھ خبر شائع ہو چکی ہے۔ (جس کا ترجمہ بدر کی اسی اشاعت میں شائع ہو رہا ہے)۔ ۱۶/۱۰/۸۸ کو پوجا کرنے کی غرض سے الہ آباد (یوپی) ہائیکورٹ کے جج شری کے سی اگروال صاحب اپنے قریبی رشتہ دار شری ڈی کے اگروال جنرل منیجر "ہندوستان ٹائمز" پٹنہ کے ساتھ دیوگھر تشریف لائے۔ خاکسار نے موقعہ غنیمت پاکر رات قریباً ۸ بجے اُن سے ڈاک بنگلہ پر ملاقات کی اور قریب ۴۵ منٹ تک اُنہیں احمدیت کے بارے میں تبلیغ کی جس کا اُن پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بھٹو اور ضیاالحق کے انجام کے حوالوں سے خاکسار نے موجودہ فرعون سے موازنہ کرتے ہوئے تفصیل میں اپنے پیارے آقا و امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چیلنج مباہلہ کا خاص طور سے ذکر کرتے ہوئے احمدیت کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زمانہ کے نبی و اوتار ہونے کے بارے میں بتلایا جسے اُن لوگوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سُنا اور کئی ایک سوالات کئے جن کا خاکسار نے اُنہیں تشفی بخش جواب دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے ۱۵/۱۰/۸۸ کو T.V. NEWS کے حوالے سے یہ بھی بتایا کہ ہمارے پیارے آقا و امام نے جس طرح مباہلہ کے اپنے چیلنج میں ضیاالحق فرعون زمانہ کی چیلنج کے ایک سال کے اندر ہلاکت یعنی انجام کا ذکر کیا تھا کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہوگا۔ عین اُسی کے مطابق امریکہ کی INVESTIGATION AGENCY. نے اپنے INVESTIGATION کے مکمل کر لینے کے بعد یہ واضح FINDING. دیا ہے کہ ضیاالحق کے جہاز کے حادثہ میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں تھا۔ امریکہ کی جس INVESTIGATION AGENCY کے ذریعہ اپنے FINDING میں ہمارے پیارے آقا کی باتوں کا پورا ہونا احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ یہ سُن کر دونوں احباب بہت متاثر ہوئے جس کے بعد خاکسار نے ہندی اور انگریزی لٹریچر کا پیکٹ اُن کی خدمت میں ایک ایک کتاب نکال کر پیش کیا جسے اُن لوگوں نے بڑی عزت کے ساتھ بخوشی قبول کیا۔ اور خاکسار کا شکریہ ادا کیا۔ اس دوران خاکسار نے ہندوستان ٹائمز اخبار کے جنرل منیجر صاحب کی خدمت میں PRESS RELEASE کی کاپی اپنے دستخط کے ساتھ دی جسے اُنہوں نے لے کر یہ وعدہ فرمایا کہ وہ اسے شائع کر دیں گے۔

آخر میں خاکسار نے جب اُن کو بتایا کہ جماعت احمدیہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو سو سال پورا ہونے پر "صد سالہ جشن" منائے گی اور اس موقعہ پر خاص لٹریچرز کا پیکٹ آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جائے گا تو اس پر شری ڈی کے سی اگروال صاحب نے یہ فرمایا کہ آپ اپنے جشن سے قریب ایک ہفتہ پہلے لٹریچرز کے پیکٹس و رپورٹ وغیرہ ضرور بھیج دیں تاکہ وہ عین موقعہ پر شائع کیا جا سکے۔ خاکسار نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ویسا ہی ہوگا۔

یہاں پر یہ بھی قابل ذکر بات ہے کہ دیگر اخبارات کے رپورٹرز نے خاکسار کو احمدیت سے متعلق ایک مختصر مضمون بھی تیار کرنے کی گذارش کی ہے تاکہ اُسے کسی اخبار میں شائع کرایا جا سکے۔ خاکسار اُس کے مطابق مضمون ہندی میں تیار کر رہا ہے۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے اور اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے جو دوسروں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ ثم آمین۔ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

نوٹ از ایڈیٹر:۔ اسی طرح مکرم سید عبدالباقی صاحب نے ایک اور رپورٹ بھی ارسال فرمائی ہے۔ جس میں موصوف نے کلکتہ ہائی کورٹ کے معزز جسٹس ایم جی۔ مکھر جی کو اسلام و احمدیت کی مؤثر تبلیغ کرنے کا اظہار فرمایا ہے۔ اسلام و احمدیت کا لٹریچر بھی ان کی خدمت میں پیش کیا۔ موصوف بہت زیادہ متأثر ہوئے اور آئندہ خط و کتابت جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا۔

آل آندھرا خدام الاحمدیہ کانفرنس میں جماعت یادگیر کی شمولیت

مکرم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب ممبر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن کرناٹک یادگیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ آل آندھرا خدام الاحمدیہ حیدرآباد کانفرنس مورخہ ۸ر اور ۹ر اکتوبر ۱۹۸۸ء بمقام جڑچرلہ مقرر تھی۔ جس میں شرکت کے لئے محترم قائد مجلس خدام الاحمدیہ جناب ابرار احمد صاحب حیدرآباد کی جانب سے محترم قائمقام امیر سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری کے نام دعوت نامہ موصول ہوا۔ اس دعوت نامہ میں تربیتی و تبلیغی جلسوں کے منعقد کئے جانے کا ذکر تھا۔ اسی لئے محترم قائمقام امیر صاحب کی زیر صدارت ایک میٹنگ ہوئی جس میں یہ بات طے پائی۔ جس مقام پر جلسہ ہو رہا ہے وہ ہمارے پڑوس میں ہے اور وہاں جماعت کی تعداد کم ہے۔ اور مخالفت زیادہ ہے۔ ان تمام اُمور کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ طے پایا کہ جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے کثیر تعداد میں مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر شرکت کریں۔

بعد نماز جمعہ قائمقام امیر صاحب کی ایما پر جماعت میں اعلان کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت نے جذبہ ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اجتماع میں شرکت کے لئے اپنے نام درج کروائے۔ جن کی مجموعی تعداد بشمول انصار۔ خدام۔ اطفال (۶۲) باسٹھ ہوئی۔ بس کا انتظام نہ ہو سکا۔ مجبوراً کرایہ کی جیپ گاڑیوں کا انتظام کیا گیا۔ کرایہ کی جیپ گاڑیوں کے لئے مکرم مبارک احمد صاحب سشحنہ کو انچارج بنایا گیا۔ محترم موصوف نے اس کم وقت میں بہترین صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تین عدد گاڑیوں کا انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

مورخہ ۸ر اکتوبر ۱۹۸۸ء صبح نو بجے تمام احباب مسجد میں جمع ہوئے۔ محترم قائمقام امیر صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے تمام احباب سے یہ خواہش کی کہ تمام احباب اسلامی روایات پر عمل کرتے ہوئے نظم و ضبط سے کام لیں۔ ایسے حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کریں جس سے جماعت احمدیہ یادگیر کا نام روشن ہو۔ ساتھ ہی محترم موصوف نے امیر قافلہ کے طور پر خاکسار کا نام پیش کیا۔ بعدہٗ محترم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے اجتماعی دُعا کروائی اُس کے بعد تمام احباب نعرہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے گاڑیوں میں سوار ہوئے۔ ہمارا یہ تبلیغی وفد جملہ پانچ جیپ گاڑیوں اور ۲ عدد ایمبیسیڈر کاروں میں سوار خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء و کبریائی بلند کرتے ہوئے ٹھیک دو بجے دوپہر جڑچرلہ پہنچا۔ جیسے ہی قافلہ جڑچرلہ پہنچا دونوں طرف سے دس منٹ تک فضاء نعرہائے تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی۔

پروگرام کا افتتاح ہو چکا تھا۔ ہمارے وفد نے بھی کھیل کود کے پروگراموں میں بڑے شوق و ولولہ کے ساتھ حصہ لیا۔ مغرب و عشاء کی نماز جمع ہوئی اس کے بعد احمدیہ مسجد جڑچرلہ میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ وہاں کے منتظمین نے ازراہ مہربانی یادگیر کے مقررین کو بھی تقریر کرنے کا موقع دیا۔ جس میں محترم قائمقام امیر صاحب اور خاکسار نے تقریر کرنے کی سعادت پائی۔ دوسرے روز طے شدہ پروگرام کے مطابق شام تک کھیل کود کے پروگراموں کے علاوہ تلاوت قرآن پاک، تقریر اور نظموں کے مقابلے ہوتے رہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یادگیر کی جماعت نے بھی حسب توفیق حصہ لیا۔ مغرب و عشاء کی نماز اور کھانے سے فراغت کے بعد تبلیغی جلسہ کا آغاز ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شریک کثیر تعداد کے علاوہ غیر از جماعت کے افراد اور ہندو بھائی بھی شریک تھے۔

محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اللہ کے فضل سے اس جلسہ میں بھی یادگیر کے

مقررین محترم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر اسی طرح خاکسار اور محترم قائدعلاقہ امیر سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا تھا۔ محترم قائدعلاقہ امیر محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی پُرجوشیلی اور والہانہ تقریر کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ یادگیر کے افراد متعدد مقابلوں میں انعامات کے مستحق قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ یہ اجتماع بخیر وخوبی رات ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ یادگیر کے وفد کی نمائندگی کی وجہ سے اجتماع اور جلسوں میں بڑی رونق رہی۔ کئی ایک احباب کو انفرادی رنگ میں تبلیغ کا موقع ملا۔ جس سے ہمارے انصار۔ خدام۔ اطفال بھائیوں میں ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ ہمارے وفد میں شریک تمام افراد نے جو مالی اور وقت کی قربانی دی اور سفر کی تکلیفوں کو برداشت کیا دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے اور اُن کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ مالی اعتبار سے سیٹھ محمد ذکریا صاحب اور سیٹھ محمد سبحان صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی جزائے خیر دے۔ آمین دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ اور پیاسی روحوں کو قبولیت حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بھاگلپور کمشنری کے تحت مجالس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا مقامی سالانہ اجتماع

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور تحریر کرتے ہیں کہ امسال جماعت احمدیہ بھاگلپور نے پہلی مرتبہ اپنا مقامی سالانہ اجتماع منعقد کیا جو کہ بہت کامیاب رہا۔ خانپور ملکی۔ برہ پورہ کے نوجوانوں نے بھرپور تعاون کیا۔ چھ جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ پروگرام ایک ماہ قبل تیار کیا گیا تھا۔ جو کہ جماعتوں کو بھیج دیا گیا تھا۔ مسجد احمدیہ اور اُس کے ملحقہ صحن کو رنگارنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ اور سائبان لگایا گیا تھا۔ دو دن تاتار پور روڈ میں کافی چہل پہل رہی۔ لاؤڈ اسپیکر کا بہترین انتظام تھا مسجد کے چاروں طرف چار ہارن لگائے گئے تھے۔ اجتماع کی کارروائی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ غیر از جماعت بھی شوق سے سنتے رہے۔

۸۸-۹-۱۷ دن کے گیارہ بجے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ مکرم سید عبد الباقی صاحب مجسٹریٹ کی تلاوت قرآن پاک سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد صدر صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا پھر نظم مکرم سید عبد المنعم صاحب نے سنائی اس کے بعد مکرم شمس عالم صاحب قائد مجلس نے خدام واطفال کا عہد دہرایا۔ خاکسار کی افتتاحی تقریر کے بعد صدر صاحب نے بھی مختصر خطاب کیا اس کے ساتھ یہ میٹنگ برخاست ہوئی۔

دوسرا اجلاس: علمی مقابلہ جات اطفال:- اس اجلاس کی صدارت مکرم شمس عالم صاحب قائد مجلس نے کی تلاوت ونظم خوانی کے بعد حسن قرأت، نظم وتقاریر کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ کل ۳۰ اطفال نے ان مقابلوں میں حصہ لیا۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والوں کا اعلان کیا گیا صدر صاحب کے خطاب کے ساتھ یہ جلسہ بھی برخاست ہوا۔

نماز مغرب وعشاء:- جمع کرکے ادا کی گئیں۔ اس کے بعد ۷ بجے کھلے صحن میں بعض وی ڈی او کیسٹیں دکھائی گئیں۔ رات نو بجے مہمان کرام کو کھانا کھلایا گیا اس کے بعد مزید کیسٹیں دکھائی گئیں۔ گیارہ بجے احباب نے آرام کیا۔

نماز تہجد:- نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی بعد نماز فجر درس القرآن اور اجتماعی تلاوت کی گئی۔

ورزشی مقابلہ جات:- ۷ بجے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں خدام واطفال نے بھرپور حصہ لیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے علمی مقابلے:- دن کے گیارہ بجے خدام الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے یہ اجلاس زیر صدارت مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب منعقد ہوا۔ ڈیڑھ بجے تک مقابلے جاری رہے اس کے بعد دو بجے نمازیں جمع کی گئیں پھر احباب نے کھانا کھایا اس کے بعد رسہ کشی کا مقابلہ ہوا جو کہ بڑا ہی دلچسپ رہا ہو گیا۔

تربیتی اجلاس:- ٹھیک چار بجے ایک تربیتی اجلاس مکرم سید عبد الباقی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مکرم اطہر حسین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم سید عبد الرفیع صاحب نے نظم سنائی اس کے بعد مکرم مصطفیٰ ایوب صاحب جو کہ لندن کے جلسے میں شریک ہوئے تھے وہاں کے حالات سنائے پھر صدر مجلس نے تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی۔

تقسیم انعامات:- اس اجتماع کا آخری اجلاس شام ۵ بجے شروع ہوا جو کہ مکرم ڈاکٹر یونس صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم صدر صاحب نے اوّل دوم۔ سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے بعض نوجوانوں کو خصوصی انعام بھی دیا گیا جن میں قابل ذکر مکرم آفتاب عالم صاحب، مکرم مظفر عالم صاحب، مکرم مبارک احمد خان صاحب، مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب، مکرم جاوید صاحب اور مکرم عادل صاحب ہیں۔ خانپور ملکی کو ایک اسپیشل کپ دیا گیا اس جماعت نے سب سے زیادہ انعامات حاصل کئے۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔

تبلیغی جلسہ:- شام کے ۷ بجے تبلیغی جلسہ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم سید منور عالم صاحب نے نظم سنائی اس کے بعد جلسہ کی غرض وغایت پر خاکسار نے مختصراً تقریر کی اس کے بعد مکرم سید عبد الباقی صاحب نے تقریر کی پھر ماسٹر عثمان صاحب نے تقریر کی مکرم عبد الرفیع صاحب نے نظم سنائی بعدہٗ مکرم عادل رشید صاحب زیدی نے تقریر کی پھر مکرم صدر الدین صاحب برہ پورہ نے تقریر کی مکرم سید عبد الغنی صاحب نے نظم سنائی مکرم آفتاب عالم صاحب نے بھی تقریر کی شائق احمد نے نظم سنائی آخر میں خاکسار نے ایک گھنٹہ تک مفصل ومدلل رنگ میں تقریر کی اور حضور ایدہ اللہ کے مباہلے کے چیلنج کو پیش کیا بعض غیر از جماعت جلسہ گاہ میں تھے اکثر باہر سڑک پر اور گھروں میں جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ جلسہ کے دوران سب کی چائے سے تواضع کی گئی آخر میں صدر جلسہ نے خطاب کیا اور سب کا شکریہ ادا کیا دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

ریڈیو کے نمائندہ نے کچھ تقاریر کا حصہ ریکارڈ کیا اس کے علاوہ ایک خصوصی انٹرویو بھی ریکارڈ کیا جو کہ ۱۵ر ستمبر کو رات ۸ بجے بھاگلپور ریڈیو سے نشر ہوا۔

جالندھر ریڈیو سے احمدی مبلغ کی تقریر:- مورخہ ۱۳ر ستمبر کو رات ۸ بجے ایک تقریر "اخلاقی زاویئے" "اقوال بزرگان" کے عنوان سے نشر ہوئی الحمد للہ۔

ایک اہل حدیث عالم سے بھاگلپور مشن میں جلسہ کے بعد تبادلہ خیالات:- مورخہ ۱۴ر ستمبر کو ایک اہل حدیث عالم صاحب مشن میں تشریف لائے اور جماعت احمدیہ کے بارے میں تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ اس موقع پر مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب، مکرم آفتاب عالم صاحب نے بھی گفتگو کی خدا کرے کہ ہماری یہ گفتگو نتیجہ خیز ثابت ہو۔ آمین۔ اجتماع اور جلسہ سے اب کچھ بیداری پیدا ہو گئی ہے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔

اشاعت قرآن فنڈ کے سلسلہ میں

اُمراء وصدر صاحبان جماعت نیز سیکرٹریان مال متوجہ ہوں

از مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ صدر صد سالہ جوبلی کمیٹی قادیان

اشاعت قرآن فنڈ تحریک میں وعدہ جات کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء مقرر کی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک اکثر جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات اور وصولی کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ جو کہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ لہٰذا امراء جماعت صدر صاحبان جماعت اور سیکرٹریان مال حضرات اس طرف خصوصی توجہ فرمادیں کہ اس مبارک تحریک میں اپنی جماعتوں کے تمام احباب سے وعدہ جات لے کر اور جلد وصولی کرکے مرکز کو اطلاع کریں تاکہ حضور کی خدمت میں جماعت احمدیہ ہندوستان کی خوشکن رپورٹ بھجوائی جاسکے۔

دو خاندانوں کی طرف سے ایک ایک ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت کی پیشکش موصول ہوئی ہے لیکن جماعت اور صوبہ وار وعدہ جات اور وصولی کی اطلاع صرف صوبہ بہار۔ کیرالہ اور علاقہ یوپی مدراس سے موصول ہوئی ہیں۔ لہٰذا دیگر صوبہ جات کے نگران حضرات جن کے سپرد تربیت ونگرانی کی جماعتیں کی گئی ہیں جلد اپنی رپورٹیں ارسال کرکے ممنون فرمادیں۔

درخواستِ دعا

مکرم ڈاکٹر شکیلہ فاروق احمد لندن کو اللہ تعالیٰ نے پہلی پوتی عطا فرمائی ہے جو محترم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب امریکہ کی نواسی ہے۔ اسی طرح محترم قیصر احمد آف مدراس کو تین لڑکیوں کے بعد دو جڑواں بیٹے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ سب بچوں اور ان کے متعلقین کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

خاکسار کے تایا خسر محترم میر احمد عارف صاحب جڑچرلہ کو دل کا معمولی دورہ پچھلے دنوں پڑا ہے۔ اب حالت قدرے بہتر ہے۔ احبابِ کرام سے ان کی صحت اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار حبیب احمد خادم

• مکرم محمد ناصر صاحب ولد محمد شریف صاحب احمدی محبوب نگر سے اپنے کاروبار میں برکت اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں موصوف نے مبلغ ۲۵/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

• اہلیہ صاحبہ میر احمد اشرف صاحب جڑچرلہ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/1S LOWER CHITPUR ROAD
PHONE:- 275475
RESI:- 273903 } CALCUTTA-700073

تار کا پتہ:- 'AUTOCENTRE'
ٹیلیفون:- 28-5222 / 28-1652
ہر قسم کی گاڑیوں پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
AUTO TRADERS
16, MANGOE LANE, CALCTTA-700001-
آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

قائم ہر پھر سے حکم محمد جہاں میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTORE)
TARUN BHARAT CO.OP HOUSE SOCT
PLOT NO.6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY-400099
PHONE { OFFICE:- 6348179 / RESI:- 629389

الخیر کلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA　PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۲۳۳۲۲

اس دیں کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE { 76360 / 74350
آٹو ونگس

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ } تیری مدد وہ لوگ کرینگے جنہیں ہم آسمان سے وحی کرینگے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس - سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش:- **گلوب ربر مینوفیکچرس** ۱۲ رابندر اسرانی کلکتہ ۷۳-۷۰۰۰ } فون:- 27-0441 تار:- "GLOBERPORT"

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ - اسلام آباد - کشمیر

گڈ لک الیکٹرانکس انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد - کشمیر

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM :- MOOSARAZA
PHONE :- 60--58 } BANGALORE - 560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:-

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS

SHOE MARKET
NAYAPUL HYDERABAD - 500002

PHONE NO - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ۳۱)

ٹیلیگرام:- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون چپس اور ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ:-

نمبر ۲/۲/۱۴۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۵۰۰۰۲۷ (آندھرا پردیش)

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

MR ®

CALCUTTA-15

پیشکش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!